This question paper contains 4 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper	:	**6412**
Unique Paper Code	:	**214202**
Name of the Paper	:	**Study of Medieval Prose**
Name of the Course	:	**B.A. (H) Urdu**
Semester	:	**II**

E

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

نوٹ : پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ سبھی سوالات کے نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے :

(الف)

اسی اُمید میں بادشاہ کی عمر چالیس برس کی ہوگئی۔ ایک دن شیش محل میں نماز ادا کر کر، وظیفہ پڑھ رہے تھے۔ ایک بارگی آئینے کی طرف خیال جو کرتے ہیں تو ایک سفید بال موچھوں میں نظر آیا، کہ مانند تارِ مقیش کے چمک رہا ہے۔ بادشاہ دیکھ کر آب دیدہ ہوئے اور ٹھنڈی سانس بھری پھر دل میں اپنے سوچ لیا کہ افسوس! تو نے اتنی عمر ناحق برباد کی، اور اس دنیا کی حرص میں ایک عالم کو زیر وزبر کیا۔ اتنا مُلک جو لیا، اب تیرے کسی کام آوے گا؟ آخر یہ سارا مال اسباب کوئی دوسرا اُڑاوے گا۔ تجھے تو پیغام موت کا آچکا۔ اگر کوئی دن جیے بھی تو بدن کی طاقت کم ہوگی، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری تقدیر میں نہیں لکھا کہ وارث چھتّر اور تخت کا پیدا ہو۔

P.T.O.

(ب)

غرض حاتم کی جواں مردی نے قبول کیا کہ اپنے کانوں سے سُن کر چپکا ہو رہے۔ وونہیں باہر نکل آیا اور اُس بوڑھے سے کہا کہ اے عزیز! حاتم میں ہی ہوں۔ میرے تئیں نوفل کے پاس لے چل، وہ مجھے دیکھے گا اور جو کچھ روپے دینے کا اقرار کیا ہے۔ تجھے دیوے گا۔ پیر مرد نے کہا سچ ہے کہ اس صورت میں بھلائی اور بہبودی میری البتہ ہے، لیکن وہ کیا جانے تجھ سے کیا سلوک کرے؟ اگر مار ڈالے تو میں کیا کروں؟ یہ مجھ سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ تجھ سے انسان کو اپنی طمع کی خاطر دشمن کے حوالے کروں۔ وہ مال کئے دن کھاؤں گا اور کب تک جیوں گا؟ آخر مرجاؤں گا، تب خدا کو کیا جواب دوں گا؟ حاتم نے بہتری منّت کی کہ مجھے لے چل، میں اپنی خوشی سے کہتا ہوں اور ہمیشہ اسی آرزو میں رہتا ہوں کہ میرا جان و مال کسو کے کام آوے تو بہتر ہے۔ لیکن وہ بوڑھا کسی طرح راضی نہ ہوا۔

۱۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے:

(الف)

اس موقع پر یہ کہنا واجب ہے کہ ان سے پہلے جو صاحبِ کمال لکھنؤ میں تھے، وہ دلّی کے خانہ برباد تھے۔ وہ یا ان کی اولاد اُس وقت تک دلی کو اپنا وطن سمجھتے تھے اور اہلِ لکھنؤ ان کی تقلید کو فخر سمجھتے تھے نہ کہ عیب۔ کیونکہ وہاں اب تک کوئی صاحبِ کمال اس درجے کا پیدا نہ ہوا تھا۔ اب وہ زمانہ آتا ہے کہ انہیں خود صاحب زبانی کا دعویٰ ہوگا اور زیبا ہوگا۔ اور جب ان کے اور دلّی کے محاورے میں اختلاف ہوگا تو اپنے محاورے کی فصاحت اور دلّی کی عدم فصاحت پر دلائل قائم کریں گے، بلکہ انہی کے بعض بعض نکتوں کو دلّی کے اہلِ انصاف بھی تسلیم کریں گے۔ ان بزرگوں نے بہت قدیمی الفاظ چھوڑ دیئے، جن کی تفصیل چوتھے دیباچے میں لکھی گئی۔ اور اب جو زبان دلّی اور لکھنؤ میں بولی جاتی ہے، وہ گویا انہی کی زبان ہے۔

(ب)

چند روز موسیقی کا شوق ہوا اور کچھ حاصل بھی کیا، مگر خاندیس سے ایک بڑا صاحبِ کمال گویّا آیا۔ اس سے ملاقات کی۔ باتوں باتوں میں اس نے کہا کہ جو گانے کا شوق کرے، اس کیلئے ۳۰۰ برس کی عمر چاہیے۔ ۱۰۰ برس سیکھے، ۱۰۰ برس سنتا پھرے، اور جو سیکھا ہے اسے مطابق کرے۔ پھر سو برس بیٹھ کر اوروں کو سنائے اور اس کا لطف اٹھائے۔ یہ سن کر دل برداشتہ ہوگیا اور یہ بھی خیال آیا کہ ابراہیم، اگر بڑا کمال پیدا کیا تو ایک ڈوم ہو گئے۔ اس پر بھی جو کلاونت ہوگا، وہ ناک چڑھا کر یہی کہے گا کہ اتائی ہیں ایک سپاہی زادے سے ڈوم بننا کیا ضرور ہے؟

نجوم و رمل کا بھی شوق کیا۔ اس میں دست گاہ پیدا کیا۔ نجوم کا ایک صاحبِ کمال مغل پورہ میں رہتا تھا۔ اس سے نجوم کے مسائل حل کیا کرتے تھے۔ ایک دن کسی سوال کا نہایت درست جواب اس نے دیا اور گفتگو ہوتے ہوتے یہ بھی کہا کہ یہ ایک ستارے کا حال اور اس کے خواص معلوم کرنے کے لئے ۷۷ برس چاہیے ہیں۔ سُن کر اس سے بھی دل برداشتہ ہوگیا۔

طب کو چند روز کیا۔ اس میں خونِ ناحق نظر آنے لگے۔ آخر جو طبیعت خدا نے دی تھی، وہی خوبیٔ قسمت کا سامان بنی۔

۳۔ حالؔی کے نظریۂ شعر پر تبصرہ کیجئے۔

۴۔ 'مقدمۂ شعر و شاعری' کی تنقیدی اہمیت پر مضمون تحریر کیجئے۔

۵۔ سرسید کی نثر نگاری پر روشنی ڈالئے۔

۶۔ 'باغ و بہار' کی نثر کی اہم خصوصیات پر مضمون تحریر کیجئے۔

۷۔ 'آبِ حیات' کی ادبی اہمیت پر اظہار خیال کیجئے۔

۸۔ مندرجہ ذیل میں سے صرف کسی دو موضوعات پر نوٹ لکھئے:

(الف) مرزا غالبؔ

(ب) مومن خاں مومنؔ

(ج) تعصب

(د) رسم و رواج کی پابندی کے نقصانات

(ہ) خواجہ حیدر علی آتش